بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۵۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ذٰلِكَ الْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۸ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۶ محرم ۱۳۸۶ ھ ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۷ اپریل ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل ٹائیفائڈ کے احتیاطی ٹیکہ کے اثر کی وجہ سے طبیعت کچھ خراب رہی ۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

ــ کراچی ۲۷ اپریل ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید یورپ جانے کے لئے آج مورخہ ۲۷ اپریل کو صبح ۱/۲ ۷ بجے بذریعہ طیارہ کراچی سے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں ۔ انگلستان سے آپ ڈنمارک تشریف لے جائیں گے جہاں آپ انشاء اللہ العزیز ۶ مئی کو مسجد ڈنمارک کا سنگِ بنیاد رکھیں گے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس سفر کو بابرکت فرمائے اور آپ یورپ کے نہایت کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں آمین ۔

ــ راولپنڈی ۲۷ اپریل ۔ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی عرصہ سے بیمار ہیں ۔ پچھلے دنوں مرض میں خاصہ افاقہ ہو گیا تھا ۔ لیکن مرض اب پھر شدت پکڑ گیا ہے اور جسم پر دوبارہ پھنسیاں نکل آئی ہیں ۔ احباب جماعت اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ــ ربوہ ۲۷ اپریل ۔ مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب پنشنر ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد چار روز سے بعارضہ خونی پیچش بہت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

مستورات کیلئے
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا درس القرآن
درس ۳۰ اپریل سے شروع ہوگا

ــ (حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ) ــ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات میں قرآن مجید کے درس کا سلسلہ شروع فرمایا ہے یہ درس ہر ہفتہ ، ہفتہ کے دن صبح ساڑھے سات بجے خاکسار کے مکان پر ہوا کرے گا ۔ ربوہ کی خواتین وقت مقررہ پر پہنچ جایا کریں ۔ اس سلسلہ کا پہلا درس انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ اپریل بروز ہفتہ ہوگا ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان نفس کی خوشحالی کے واسطے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا محتاج ہے

دنیا کی بھلائی کے ذریعہ انسان آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اسی لئے دنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں

عشاء کی نماز سے قبل جب حضرت اقدسؑ نے مجلس فرمائی تو سید ابو سعید صاحب عرب نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کی کہ دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے کیا معنی ہیں اور اس سے کیا مراد ہے ؟ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ :-

" انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے ۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ، ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے ۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے تو دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۔ ایک ناخن میں ہی درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے ۔ میری زبان کے نیچے ذرا درد ہے اس سے سخت تکلیف ہے اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے ۔ جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں تو دنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے ۔ اور فی الآخرۃ حسنۃ میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے ۔ اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فالِ نیک آخرت کے واسطے ہے ۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے ۔ آخرت کی بھلائی مانگو صحتِ جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور اس لئے ہی دنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں کہ در حقیقت جسے خدا دنیا میں صحت ، عزت ، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمالِ صالحہ اس کے ہوں تو امید ہوتی ہے کہ آخرت بھی اس کی اچھی ہوگی ۔ " (ملفوظات جلد چہارم ص ۳۰۲ و ص ۳۰۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء

دُعا خدا پر محکم ایمان کے بغیر کوئی اثر نہیں رکھتی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رویا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں۔ جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۶۸ و ۲۶۹)

مغرب از منہ وسطیٰ میں جب عیسائیت کے خیالی اور توہم پرستانہ عقائد سے تنگ آکر اسلام کے زیر اثر بیدار ہوا تو چونکہ اسلام کی حقیقت ان پر منکشف نہ ہوئی اس لئے وہ یونانی ملحدانہ فلسفہ کی طرف متوجہ ہوگیا۔ عقلمندوں نے اللہ تعالیٰ کے احکم الحاکمین ہونے سے انکار کر دیا اور سائنس کے مشاہداتی اور تجرباتی اصولوں نے ان کو ظاہر پرست بنا دیا۔ چنانچہ انہوں نے علم الاخلاق کی بنیاد بھی انسانی نفسیات میں تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخلاق کی بنیاد جو ایمان بالغیب پر قائم ہے متزلزل ہوگئی۔ وہ آنکھ کی قوت بینائی کے تجزیہ میں اس بات کو بھول گئے کہ بغیر بیرونی روشنی کے آنکھ خواہ کسی قدر قوی بینائی رکھتی ہو کچھ دیکھ نہیں سکتی۔ آخر مادہ پرستی کے اندھیروں میں ٹکریں مارنے لگے۔۔ اور اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ مغرب کے دانشور کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح ایسے اصول ہاتھ آجائیں جن سے اخلاق کی تجدید ہو سکے۔ چنانچہ ٹکریں مارتے مارتے اب ان میں سے بعض سیدھی راہ پر آنے لگے ہیں۔۔ اور انہوں نے غیر شعوری طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ پر یقین محکم پیدا کرنے کے اخلاق کی بنیادیں محکم نہیں ہو سکتیں۔

چند روز ہوئے الفضل میں مکرم عبدالسلام صاحب اختر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا ایک نوٹ شائع ہوا تھا۔ جس میں آپ نے کیمبرج کے ایک ماہر نفسیات مسٹر رابرٹ تھاؤلس کی ایک کتاب "مذہب کے نفسیات" سے حوالے دے کر بتایا ہے کہ کس طرح اب یہ لوگ دوسری طرف سے مذہب میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور مادہ پرستی سے مایوس ہو کر روحانیت کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"اصولی طور پر دعا ایک ماورا ہستی کے حضور میں کی جاتی ہے اس یقین کے ساتھ کہ صرف وہی دعاؤں کو سننے والا ہے۔ لیکن دعا کا یہ عمل انسان پر کچھ ذاتی اثرات بھی پیدا کرتا ہے۔ اور بحیثیت نفسیات کے طلباء کے ہم ان اثرات کی کیفیت میں زیادہ دلچسپی لے سکتے ہیں۔ یہ ذاتی اثرات ۔۔۔ جو دعا کا عمل پیدا کرتا ہے۔ ان تاثرات سے بالکل ہم آہنگ ہیں جو Auto Suggestion یعنی خود توجہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم دعا سے ملتی جلتی ایک آواز صمیم قلب سے پیدا کریں۔ اور شعوری طور پر اپنے دل کو اس سے اثر پذیر کرنے کی کوشش کریں۔ تو یہ عمل ہمارے ذہن کو گہرے طور پر متاثر کرے گا"

(نفسیات مذاہب صفحہ ۱۹۳)

یہاں مسٹر رابرٹ نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ از روئے نفسیات بھی انسان کے اندر ایک ایسا ملکہ موجود ہے جو دعا کے عمل سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح آنکھ میں بیرونی روشنی کو قبول کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے تاہم جس طرح محض آنکھ کی بینائی بغیر بیرونی روشنی کے بیکار رہتی ہے۔ اسی طرح بغیر ایک ایسی ہستی پر ایمان کامل کے جو دعا کو سنتی ہے۔ یہ تاثیری کیفیت مفید نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس کا صحیح تصور ہی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ موصوف کا یہ کہنا کہ

"سچی دعا میں محو ہو جانے والا انسان اپنے ذہن کو کامل طور پر اپنے عظیم طاقتوں والے خدا میں کھو دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی محدود طاقتیں جو قبل ازیں اس کے عمل میں کوئی حرکت یا گرمی پیدا نہیں کرتی تھیں۔ اب یکسر بدل جاتی ہیں۔ اور اب وہ غیر شعوری طور پر ایسے حالات اور ایسی صلاحیتیں پیدا کر لیتا ہے کہ خود اس کے وجود پر ایک غیر مرئی توجہ کا اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے (یہ توجہ یوں تو اس کی اپنی ہی ہوتی ہے لیکن بوجہ ایک عظیم ترین ہستی کے تعلق کے۔ اب وہ اپنے آپ کو ان قدیم جکڑ بندیوں سے آزاد ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جن کو دور کرنے کے لئے پہلے اس کی کوششیں کارگر نہیں ہوتی تھیں۔"

(نفسیات مذاہب صفحہ ۲۷۱)

انسانی اخلاق کے لئے اسی وقت مفید ہو سکتا ہے۔ جب واقعی اللہ تعالیٰ پر یقین محکم ہو اور اس کو محض ایک نفسیاتی کیفیت ہی سمجھ کر نہ چھوڑ دیا جائے۔ انسان کی قوت تاثر اسی وقت مفید ہوتی ہے۔ جب اثر انداز قوت موجود ہو۔ ورنہ ایسی قوت جیسا کہ ہم نے کہا ہے صرف قوت بینائی کا امکان رکھتی ہے جو اندھیرے میں کچھ کام نہیں کر سکتی۔ یعنی جس طرح بیرونی روشنی کے بغیر آنکھ کی قوت بینائی کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح بغیر دعا سننے والے پر حق الیقین کے دعا کا نفسیاتی قوت بے کار ہے۔ اور اس سے کوئی اخلاقی فائدہ نہیں ہو سکتا

آنکھ کی قوت بینائی کا یہ فائدہ ہے کہ ہم اس سے اشیاء کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر یہ بیرونی روشنی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دعا کے وقت جو قوت تاثر ہمارے نفس میں موجود ہے۔ اس کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ وجود باری تعالیٰ پر حق الیقین کے نور سے حرکت میں آئے۔ اور وہ فائدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہم پہنچاتی ہے۔ اور ایسا اسی وقت ہوتا ہے جب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں۔ تو یقیناً ہمارا خدا تعالیٰ پر ایمان بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو۔ تو دعاؤں کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور وہ ہمارے اخلاق پر کبھی اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ دعا سے جو تاثر انسانی طبیعت میں ظاہر ہوتا ہے اس کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اس ہستی پر محکم ایمان ہو جس سے دعا کی جاتی ہے۔ انسان اسی وقت نیک کام پر آمادہ ہوتا ہے۔ جب ایسی حالت ہویدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک ہمارے پاس کسی نہ کسی ضرورت کے لئے آتا ہے۔ مگر اصل میں بڑی ضرورت خدا شناسی کی ہے۔ اسی کے نہ ہونے سے گناہ ہوتا ہے کتا ایک ذلیل سے ذلیل جانور ہے مگر اس سے خوفزدہ ہو کر انسان راہ چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح جس راہ میں اسے علم ہو کہ سانپ یا بھیڑیا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ جب وہ ادنیٰ ترین جانوروں سے ڈرتا ہے تو کیا خدا کے وجود کا اسے اتنا بھی خوف نہیں کہ اس سے ڈر کر گناہ سے باز رہے۔ زہر اس کے سامنے ہو تو اسے نہیں کھائے گا لیکن گناہ کو دیدہ دانستہ کرے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے۔ حالانکہ مشاہدہ کرتا ہے۔ کہ اس نے ایک جہنم یہاں بھی تیار

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا

ایک غیر مطبوعہ مکتوب گرامی

ذیل میں ہم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب گرامی درج کرتے ہیں جو حضور نے ۱۹۲۴ء میں اپنے پہلے سفر یورپ پر روانہ ہوتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ یہ خط حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے نام ہے۔ اور ہمیں حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے عطا فرمایا ہے جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں:-

"بمبئی پندرہ جولائی ۱۹۲۴ء

جناب والدہ صاحبہ مکرمہ لازالت تحت ظل حمایتہٖ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ خط تو میں ریل میں سے چودہ تاریخ کو لکھ رہا ہوں مگر ڈالوں گا انشاء اللہ جہاز میں سوار ہونے کے بعد۔ اس وقت اس لئے لکھتا ہوں کہ آگے جہاز میں سوار ہونے تک کوئی وقت فرصت کا نہیں۔ امید ہے کہ ہمشیرہ مبارکہ بیگم کو اب آرام ہوگا۔ ناصر احمد کو بخار تھا نہ معلوم اس کا اب کیا حال ہے۔ خدا جانے بمبئی میں ہمیں کوئی خبر خیریت کی بذریعہ تار ملتی ہے یا نہیں۔ ہم انشاء اللہ جس وقت یہ خط آپ کو ملے گا ہندوستان کے ساحل سے دُور سمندر پر سفر کر رہے ہوں گے۔ تلاطم آجکل سخت ہے اور جہاز چھوٹا ہے اللہ تعالیٰ ہی حافظ و ناصر ہو اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچائے تو انشاء اللہ عدن سے پھر خبر دے سکتے ہیں اور ہمیں خبر پہنچ سکتی ہے یعنی بائیس یا تئیس کو آپ کو خبر پہنچ سکتی ہے۔ اکیس تاریخ تک جہاز غالباً عدن پہنچے گا۔

عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کو السلام علیکم۔ بچوں کو پیار اور سلام نواب صاحب کو اور میاں عبد اللہ خاں صاحب کو السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہر ایک قسم کی تکلیفوں سے آپ کو محفوظ رکھے۔ والسلام

خاکسار
مرزا محمود احمد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی

(ارشادات عالیہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ)

"حضرت ابراہیمؑ کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اگر کوئی چاہتا ہے کہ اسکی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اسکی نسلوں کو عزّت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گُر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزّت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اُسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں۔"

(وکالت دیوان تحریک جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی سیرتِ مقدسہ

قبولیتِ دُعا کے چند واقعات

(۱)

(مکرم خواجہ محمد گل صاحب راولپنڈی)

۱- غالباً ۱۹۲۲ء کا ذکر ہے کہ میں شہر مانڈلے ملک برہما میں بسلسلہ تجارت مقیم تھا۔ میرے چچا حاجی شمس الدین صاحب آف چکوال کا کاروبار بھی مانڈلے میں ہی تھا۔ ہماری رہائش ایک ہی مکان میں تھی۔ میری عمر اس وقت قریباً ۱۶ سال ہوگی۔ میں اس وقت احمدی نہ تھا مگر احمدیت کی طرف رجحان ضرور تھا۔ اتفاق سے چچا صاحب موصوف بعارضہ پیچش بیمار پڑ گئے۔ بیماری نے بہت طول پکڑا کسی علاج سے بیماری میں افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی اور حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی چلی گئی۔ چچا صاحب بہت کمزور اور بالکل صاحبِ فراش ہو گئے۔ ایک روز میں دوپہر کے کھانے کے واسطے مکان پر گیا تو دیکھا کہ چچا صاحب زار و قطار رو رہے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ اتنا باہمت اور حوصلہ مند انسان کیوں رو رہا ہے میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے سرہانہ سے ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتاب میٹریا میڈیکا اردو نکال کر مجھے دکھلائی اور پیچش کا باب پڑھ کر مجھے سنایا اس میں لکھا تھا کہ جب پیچش اس مرحلہ پر پہنچ جائے۔ اور فلاں شکل اختیار کر جائے تو پھر یہ مرض مہلک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کیفیات مجھ میں موجود ہیں اور میرا آخری وقت ہے میں موت سے ڈرتا نہیں مگر اس خیال پر بے اختیار رونا آگیا کہ غریب الوطنی میں ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا کیا بنے گا۔ چچا صاحب کی یہ کیفیت دیکھ کر میرے دل پر بہت اثر پڑا اور میں گھبرایا ہوا ٹیلیگراف آفس پہنچا اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اس مضمون کا تار ارسال کر دیا۔ "حضور کے مخلص خادم خواجہ شمس الدین صاحب موت و حیات کے مرحلہ میں ہیں صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔" اُس روز چچا صاحب کی حالت مخدوش رہی اور رات دیر تک ہم لوگ اُن کے سرہانے بیٹھے رہے رات گئے انہیں نیند آگئی اور ہم لوگ بھی آرام کرنے کے لئے بستروں پر دراز ہو گئے۔ علی الصبح نمازِ فجر کے وقت انہوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا کہ آؤ تمہیں ایک عجیب بات بتاؤں۔ وہ یہ کہ کل دن بھر میری کیفیت مخدوش رہی اور رات کو سوتے وقت تک میرا وہی حال تھا کوئی نیا علاج نہیں کیا اور کوئی دوائی بھی نہیں لی۔ اب جب میں بیدار ہوا تو مجھے فکر دامنگیر ہوئی کہ پھر پیچش کی اجابت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور میں نے ڈرتے ڈرتے اپنا جائزہ لیا۔ کیونکہ میں تیمم کرکے نماز ادا کرنا چاہتا تھا۔ میری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی جبکہ میں نے محسوس کیا کہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بالکل شفایاب ہو چکا ہوں۔ میں نے چچا صاحب کو اُس وقت بتلایا کہ میں نے آپ کا علاج کل دوپہر کو کر دیا تھا یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ میں نے کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے تار دے دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کے نتیجہ میں آپ کو صحت عطا فرمائی ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔

۲- اس کے چند سال بعد ۱۹۲۵ء میں میں نے بیعت کر لی اور دستی بیعت کے لئے حضور کی خدمتِ اقدس میں قادیان حاضر ہوا۔ اس وقت اپنے دوسرے چچا صاحب سیٹھ شمس الدین صاحب امیر جماعت آگرہ کے ہمراہ مسجد مبارک کے سامنے گول کمرہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ اس وقت صوفی عبد القدیر صاحب حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے گول کمرہ میں ایک اونچا سا کاؤنٹر تھا اس کی دوسری طرف حضور تشریف فرما تھے۔ جب ہم لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت میرے بڑے بھائی محترم خواجہ محمد سعید صاحب بھی ہمراہ تھے۔ یہ بہت عرصہ پہلے حلقہ بگوشِ احمدیت ہو چکے تھے۔ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا اور حضور نے بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا اس وقت کاؤنٹر کی اس طرف صرف دو کرسیاں تھیں۔ صوفی عبد القدیر صاحب کاؤنٹر کی دوسری طرف تیسری کرسی کے لئے لپکے مگر حضور پُرنور نے اپنے دستِ مبارک سے ایک فولڈنگ کرسی مجھے کاؤنٹر کے اوپر سے پکڑا دی۔ یہ تھا حضور کا اسوۂ حسنہ

اسی موقع پر حضور نے میرا رشتہ جناب چچا صاحب موصوف کی سالی بنت جناب سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تجویز فرما دیا اور دو تین ماہ بعد حضور نے بکمال ذرہ نوازی نکاح بھی پڑھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد حضور لاہور تشریف لے گئے اور بریڈلا ہال میں حضور کی ایک تقریر ہوئی۔ جب حضور واپس قادیان تشریف لے جانے کے لئے خادمانِ سلسلہ کو شرفِ ملاقات بخش رہے تھے تو مَیں سب سے آخر میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ سے پہلی بات یہ دریافت فرمائی "کیا رخصتانہ کروا لیا ہے؟" مَیں نے عرض کیا حضور ابھی نہیں۔ فرمایا "وجہ؟" مَیں نے عرض کیا "مالی کمزوری" فرمایا "یہ کوئی معقول وجہ نہیں" مَیں نے عرض کیا "حضور دعا فرمائیں"۔ فرمایا "مَیں ضرور دعا کروں گا"۔ حضور نے یہ الفاظ خاص جذبہ کے تحت ارشاد فرمائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مَیں دو تین ماہ کے اندر مالی طور پر اس قابل ہو گیا کہ اسی سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مَیں نے رخصتانہ کرا لیا۔ اس کے بعد مَیں نے مستقل طور پر دارالامان میں رہائش اختیار کر لی اور پھر حضور کی نوازشات خسروانہ کے اتنے نظارے ان آنکھوں کے سامنے آئے اور حضور کی افرادِ جماعت کے ساتھ محبت اور ہمدردی اور عام خلق اللہ کی بہبودی کے لئے آپ کی مساعی کے واقعات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کی گنجائش نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جنت الفردوس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

حضور نے ایک دفعہ مبلّغین کو رخصت فرماتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جب کبھی ضرورت پڑے دعا کے لئے مجھے لکھ دیا کرو یہ ضروری نہیں کہ تمہارا خط مجھے موصول ہو اور مَیں دعا کروں تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارا خط پہنچنے سے پہلے ہی میری طرف سے دعا قبول فرمالے گا۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ حضور کی اس نصیحت کی روشنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ بابرکت میں دعا کے لئے تحریرًا عرض کرتے رہا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی ترقی و بہبودی اور اپنی فلاح کے لئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل من حیث الجماعت ہم سب پر ہو۔ آمین۔

~~~~~~(۲)~~~~~~

(مکرم شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ)

۱- ۱۹۴۲ء میں میری اہلیہ بہت ہی بیمار ہو گئی۔ بیماری طوالت پکڑنے لگی۔ سول ہسپتال راولپنڈی میں ڈاکٹر ملک عبدالحق صاحب کو دکھایا انہوں نے ٹیکے تجویز کئے۔ ان دنوں انجکشن بہت ہی مہنگے تھے۔ -/۵۰ روپے میں ۵ کا ڈبہ آتا تھا اور صبح شام لگتے تھے۔ تانگہ کا کرایہ الگ۔ اس طرح چار پانچ سَو روپے خرچ ہو گئے۔ مالی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ مَیں نے حضور کو خط لکھا کہ صحت اور مشکلات کے لئے دعا کریں۔ میرے پاس صرف ۲۰ روپے رہ گئے تھے اور ٹیکہ کا ڈبہ -/۵۰ روپے میں آور لانا تھا۔ مہمان بھی آئے تھے۔ مَیں بڑا پریشان تھا کہ ایک دم لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے کرا لیں پھر مزید علاج کے لئے بتایا جاوے گا۔ دوسرے دن مَیں اہلیہ کو لے کر ہسپتال گیا تاکہ ایکسرے کا نتیجہ دیکھا جاوے اور اسی دن حضور کا لفافہ ایک بجے کی ڈاک میں ملا کہ اللہ تعالیٰ آپکی اہلیہ کو مکمل صحت دے گا اور دیگر مشکلات کو بھی حل کرے گا۔ کوئی فکر نہ کریں۔ دل کو بڑی تسلّی ہوئی۔ ایکسرے دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ اب آپ کی اہلیہ صاحبہ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔ یہ سُنکر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا جواب بارہ سال کا ہے وہ اپنی پیدائش کے آٹھ نو ماہ بعد سخت بیمار ہو گیا۔ اپنی والدہ کے ساتھ ننکانہ صاحب گیا وہاں احمدی ڈاکٹر تھے وہ بھی علاج کرتے رہے ڈاکٹری اور دیسی علاج بہت کرایا۔ تین سال تک علاج ہوتا رہا یہاں تک کہ ٹانگیں جواب دے گئیں اور رات کو ہم اُٹھ کر دیکھتے کہ زندہ ہے یا نہیں لوگ تعویذ وغیرہ کے لئے کہتے مگر مَیں یہی کہتا رہا کہ بےشک مر جائے۔ تعویذ نہیں کرونگا آخر حضور کو دعا کے لئے لکھا۔ حضور نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے گا۔ ان کا خط آنا تھا کہ بیماری میں فرق پڑنے لگا۔ اب عزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲ سال کا ہے۔ جب بھی اسے دیکھتا ہوں حضور یاد آ جاتے ہیں جن کی دعا سے اسے زندگی ملی۔

~~~~~~(۳)~~~~~~

(مکرم فتح محمد صاحب مٹھیانوی ربوہ)

۲۲-۱۹۲۱ء میں جب مَیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہمارے گاؤں مٹھیانہ ضلع ہوشیارپور کے چار اور آدمی بھی احمدیت کے حلقہ بگوش ہو گئے تو گاؤں بلکہ علاقہ بھر میں ہماری مخالفت شروع ہو گئی جگہ جگہ ہمارے خلاف چرچا ہونے لگا۔ بحث مباحثہ ہوتا رہتا تھا اور اختلافی مسائل پر گفتگو شروع رہتی۔ جب ہمارے اعتراضات کے جواب دینے سے عاجز آ گئے اور اپنے عقائد کی کمزوری ان کو نظر آنے لگی تو گاؤں کے بوڑھوں نے یوں کہنا شروع کر دیا "کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہو گئے ہیں ان کو ملتی تو لڑکیاں ہی ہیں"۔ اتفاق سے ہم پانچوں کے ہاں جو کہ اس وقت تک احمدی ہوئے تھے لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں نرینہ اولاد کسی ایک کے پاس بھی نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور مَیں نے اسی صدمہ کے زیرِ اثر اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود رضی اللہ عنہ کے حضور نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کی کہ حضور ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا فرماویں تا اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہو جائیں۔ حضور نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔ چنانچہ حضور پُرنور کی دعا سے خداوند تعالیٰ نے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا اور اس رنگ میں نوازا کہ ہم اس کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے۔ یہ بھی خداوند تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیتِ دعا کا کرشمہ ہے کہ ہم سب کے بچوں کی بھی آگے اولاد ہے۔

۲۔ میرا بڑا لڑکا صالح محمد جب آٹھ برس کا ہوا تو اچانک اسکی آنکھیں خراب ہونا شروع ہو گئیں اور اس حد تک خراب ہو گئیں کہ بالآخر ماہر امراض چشم ڈاکٹروں نے بھی آنکھوں کی بینائی کے چلے جانے اور ضائع ہو جانے کا فیصلہ دے دیا اور کہہ دیا کہ اب مرض لاعلاج ہے اور بینائی کا عود کر آنا ناممکن ہے۔ مَیں نے اس کے علاج میں مقدور بھر سعی و کوشش کی اور اپنی جمع شدہ پونجی علاج کی نذر کر دی لیکن ڈاکٹروں کے مذکورہ بالا فیصلے نے میری کمرِ ہمت توڑ دی۔ ہر طرف سے یاس و ناامیدی کی اس حالت میں مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اور حد درجہ عاجزی اور انکساری سے دعا کرنا شروع کی تو مجھے خواب میں بتایا گیا کہ جس بزرگ کی دعا سے آپ کو یہ لڑکا ملا تھا اسی بزرگ کی دعا سے اس کو صحت ہو گی۔ اور اس کی بینائی عود کرے گی۔ چنانچہ مَیں نے اس خواب کے پیشِ نظر ایک درجن کے قریب خطوط خرید لئے اور ہر تیسرے دن ایک خط حضور کی خدمت میں اپنے نورِ نظر کی صحت یابی اور اس کی بینائی کی درستی کے لئے لکھنے لگا۔ حضور بھی جواب میں تحریر فرماتے تھے دعا کی گئی انشاء اللہ العزیز آنکھیں درست ہو جائیں گی۔ بالآخر حضور کی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کی عنایات بے پایاں سے میرا لڑکا عزیزم صالح محمد صحت یاب ہو کر بینا ہو گیا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس واقعہ کے بعد آج تک اس کی آنکھیں کبھی دُکھنے نہیں آئیں اور نہ اسے آج تک عینک لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

لیڈر (بقیہ صہ۲)

کر رکھا ہے کہ جب کوئی بدکاری کرتا ہے تو اس کی سزا بھی ساتھ ہی پا لیتا ہے۔ جس کسی کی جہنّمی زندگی ہے وہ خوب محسوس کرلے گا۔ سچّی بات یہ ہے کہ جرائم پیشہ کو وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو شخص دلیری اور چالاکی سے گناہ کرتا ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ یہ تو جسمانی طور پر گناہ کی سزا ہے لیکن روحانی طور پر بھی جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ جہنّم ہی ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ حیوانوں کی طرح کھا پی لیا اور عورتوں کے پاس ہو آیا۔ اگر اسی کا نام زندگی ہے تو بتلاؤ کہ حیوانوں میں اور اس میں کیا فرق ہے اور حیوانوں سے زائد قویٰ عقل و فکر وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے اسے کیوں دیئے۔ جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے ان کو خدا تعالیٰ اضل من الانعام قرار دیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اس نے قویٰ کو معطل کر دیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہو جاوے کہ خدا ہے۔

جس قدر جرائم۔ معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے۔ اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۲-۲۳۱)

بہرحال ماہرین نفسیات نے اتنی بات ضرور مان لی ہے کہ انسانی نفس میں دعا کے تاثر کا ملکہ موجود ہے جو انسانی اخلاق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اس راز کو نہیں پا سکے کہ بغیر دعا سُننے والے پر محکم ایمان کے یہ ملکہ حرکت میں نہیں آ سکتا اور ان کیلئے مفید نہیں

ایک علم دوست بزرگ

(مکرم حکیم یوسف حسن صاحب ایڈیٹر نیرنگ خیال لاہور)

ایک غیر از جماعت دوست مکرم حکیم یوسف حسن صاحب ایڈیٹر نیرنگ خیال کا ایک مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے جو کہ انہوں نے الفضل کے لئے تحریر فرمایا!

اسی میں انہوں نے دینا ایک خواب بیان کیا ہے جس میں انہیں ایک پوسٹر زیر عنوان "جہلم چلو" دکھایا گیا جس کے نیچے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام درج تھا۔ ہر شخص کے خیال کے مطابق خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ اسکی انہوں نے جو تعبیر بیان کی ہے وہ بھی ایک لحاظ سے درست ہے۔ کیونکہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مرکز بنانے کے لیے جو مقامات ان دنوں زیر غور تھے ان میں ضلع جہلم کا ایک مقام بھی شامل تھا۔ تاہم ہمارے خیال میں سکا ایک یہ تعبیر بھی ہو سکتی ہے کہ پارٹیشن کے معاً بعد جنگ کشمیر کے سلسلے میں جو فرقان فورس بنائی گئی تھی اس کا ہیڈ کوارٹر بھی ضلع جہلم ہی تھا۔ پھر نخلہ بھی ضلع جہلم میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (ادارہ)

۱۹۴۷ء کے آخری ایام تھے۔ ہندوستان کو آزادی ملنے والی تھی اور ملک تقسیم کئے جانے کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا۔ میں نے ایک رات ایک عجیب اور انوکھا خواب دیکھا!

میں نے خواب میں کسی دیوار پر ایک اشتہار چسپاں دیکھا۔ یہ اشتہار ۲۰×۳۰ کے پورے صفحہ کا نصف ہوگا۔

اشتہار کا عنوان تھا جہلم چلو
یہ عنوان جلی قلم سے لکھا ہوا تھا۔ جو دور سے بھی دکھائی دیتا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر وہ اشتہار پڑھنے کی کوشش کی مگر اشتہار کا مضمون پڑھا نہ جا سکا۔ وہ گڈمڈ یا غلط ملط ہو رہا تھا۔ چھپائی کی سیاہی ایسی پھیل رہی تھی کہ میں اسے پڑھنے سے معذور تھا۔ اس اشتہار یا پوسٹر کے نیچے لکھا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد

اس پوسٹر کی سرخی اور نیچے نام بخوبی روشن تھے اور خوب دور و نزدیک سے پڑھے جاتے تھے۔ مگر اصل مضمون پڑھا نہیں جاتا تھا۔

میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں حیران رہ گیا امام جماعت احمدیہ قادیان سے اس قسم کا پوسٹر کیوں شائع کر رہے ہیں؟ اور جہلم چلنے کی کیوں ہدایت یا حکم کر رہے ہیں؟ اور مجھے یہ خواب کیوں آیا؟ جبکہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا!!

صبح میں نے اپنے اس خواب کا تذکرہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب سے کیا۔ وہ میرے مکان کی سامنے والی گلی میں رہتے تھے۔ اور احمدی تھے بوجہ طبیب ہونے کے ان سے کبھی کبھی میری ان کی بات چیت اور علیک سلیک ہو جاتی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے بھی خواب میں ایسا پوسٹر دیکھا ہے؟ انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔ تو میں ان سے مزاح کرتا رہا کہ دیکھئے آپ احمدی ہیں پھر بھی آپ کو ایسی ضروری بات کا علم نہیں اور میں غیر احمدی ہوں اور ایسا زبردست حکم میں نے خواب میں پڑھا اور آپ محروم ہیں۔

یہ بات ایک دو دن کے بعد ذہن سے جاتی رہی، البتہ میں خود حیران تھا کہ جو پوسٹر امام جماعت احمدیہ کی طرف سے قادیان سے شائع ہوا ہو اور جماعت کے نام ایک پیغام ہو وہ مجھے کیوں دکھایا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قادیان سے شائع شدہ جو پوسٹر میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر اتنی جلدی سامنے آگئی کہ حیرت ہوتی ہے۔

اُس وقت کسے معلوم تھا کہ پاکستان کو گورداسپور اور قادیان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اور احمدیوں کو قادیان سے ہجرت کر کے ایک نیا شہر ربوہ آباد کرنا پڑے گا۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ پوسٹر پر عنوان تھا "جہلم چلو" تو ربوہ میں کیوں آئے۔ جہلم کیوں نہ گئے؟ ہو سکتا ہے کہ جہلم اور ربوہ کا فاصلہ زیادہ نہ ہو۔ یا خطہ جہلم اور ربوہ ایک ہی ہوں یا امام جماعت احمدیہ نے بعد میں اپنے حکم یا فیصلہ میں رد و بدل کیا ہو۔ تاہم ایک بات تو واضح طور پر صحیح ہے کہ قادیان چھوڑنا پڑا۔ گورداسپور سے ہاتھ دھونے پڑے اور احمدیوں کی پوری جماعت پاکستان میں لوٹ آئی اور ربوہ میں آباد ہو گئی۔ جس وقت یہ خواب آیا تھا۔ اس وقت کسی ایسی بات کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ میں میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے شاید ۳۰ سال قبل قادیان میں ملا تھا۔ ان دنوں مرزا صاحب نے نیرنگ خیال میں ایک دو علمی مضامین لکھے تھے اور آپ کی دختر نیک اختر اور آپ کے بھائی صاحب نے بھی نیرنگ خیال میں اعلیٰ پایہ کے علمی مضامین لکھے تھے۔ یہ مضمون بڑے پسند کئے گئے تھے۔ اور ان کی علمی شان بڑی بلند تھی۔ میں ان سے مزید مضامین حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس غرض کے لئے قادیان گیا۔ میں قادیان کے مہمان خانہ میں ایک دن مقیم رہا۔ اس دن ملاقات نہ ہو سکی۔ دوسرے دن آپ نے بلوایا اور شرف باریابی بخشا جب میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا۔ تو آپ سیڑھی کے سامنے کھڑے تھے۔ بڑی محبت سے پیش آئے اور اپنے پاس بٹھایا۔ خیر و عافیت پوچھی۔ نیرنگ خیال کے متعلق بہت سی باتیں پوچھیں اور رسالہ کی ادبی خدمات کو سراہا۔ پھر موضوع گفتگو بدل کر میری طب و حکمت پر باتیں کرتے رہے

آخری ملاقات ربوہ میں آج سے شاید پانچ سال قبل ہوئی تھی۔ ہم لاہور سے سرگودھا جا رہے تھے۔ سید نازش رضوی میرے ہمراہ تھے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدت سے علیل تھے۔ ان کی مزاج پرسی کے لئے ہم ایک دن ربوہ ٹھہر گئے۔ رات کو مہمان خانہ میں قیام کیا۔ اور اپنی آمد کی انہیں اطلاع بھجوا دی۔ صبح جمعہ کا دن تھا۔ معلوم ہوا کہ جمعہ کو ملاقاتیں نہیں ہوتیں۔ پھر بھی ہم نے کوشش کی اور اپنی آمد کی اطلاع کرا دی۔ شدید علالت کے باوجود آپ نے طلب فرما لیا۔ خدمتگار وں اور محافظوں نے ہمیں اشارۃً کہہ دیا کہ صرف دس منٹ آپ پاس بیٹھیں اور کم سے کم باتیں کریں۔ کیونکہ ڈاکٹروں کی ہدایت یہی ہیں۔ ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے نقاہت شدید تھی لیکن ہوش و حواس قائم تھے۔ آپ خندہ پیشانی سے مخاطب ہوئے۔ اس قلیل وقت میں آپ نے اپنی پہلی ملاقات کا تذکرہ کیا، اپنی صاحبزادی کے علاج کا بھی ذکر کیا۔ نیرنگ خیال کے متعلق پوچھا اور کئی پرانی باتیں یاد کرائیں اس ملاقات سے ۲۵۔۳۰ سال قبل جو ملاقات ہوئی تھی اس کے کئی نشان ان کی زبان سے نکلے جس سے معلوم ہوا کہ انہیں سب کچھ یاد ہے۔ اور یہ معمولی سا واقعہ انہیں خوب یاد ہے۔

اس کے بعد ہم رخصت ہوئے۔ نازش رضوی اور میں میرزا صاحب کے حافظہ اور اخلاق کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ مرزا صاحب یقیناً بڑے علم دوست۔ علم نواز اور صلح کل طبیعت کے مالک تھے۔ ہر شخص قابلیت اور خدمت کے مطابق اسکی حوصلہ افزائی کرتے اور سرپرستی فرماتے تھے۔

عرفاں کی جو شراب پلاتا رہا ہمیں

عرفاں کی جو شراب پلاتا رہا ہمیں — جنت کی راہ پر جو چلاتا رہا ہمیں
ہر فرق نیک و بد کا بتاتا رہا ہمیں — کیا کیا کہوں کہ کیا کیا سکھاتا رہا ہمیں
وہ جس نے علم و فضل کے دریا بہا دئے — سائل گواہ ہیں کہ خزانے لٹا دئے
وہ جس نے کفر و شرک کے ایواں گرا دئے — چہرے پہ حق کے جتنے تھے پردے ہٹا دئے
محمود خود تھے ہم کو بھی محمود کر گئے — گردش میں ہر ستارے کو مسعود کر گئے
ملت سے کفر و شرک کو مفقود کر گئے — باطل کو حق کے سامنے مسجود کر گئے
عالم ولی مفکر و زاہد حضورؓ تھے — عشق رسولؐ رکھتے تھے عابد حضورؓ تھے
قرآں کے رازداں تھے قائد حضورؓ تھے — ظل مسیحؑ و نور دیںؓ شاہد حضورؓ تھے
جس چاند کی ضیاء سے منور تھا آسماں — کہتا ہوں سچ کہ ان دنوں روشن تھا آسماں
اس روشنی میں چلتا تھا اپنا یہ کارواں — محمودؓ کارواں کے ہوتے تھے پاسباں

ڈوبا وہ چاند اپنے ستاروں کو چھوڑ کر
ہم بے کسوں کو درد کے ماروں کو چھوڑ کر

(شاہد اعظمی گوجرہ)

خدا تعالیٰ کی ستّاری اور جماعت کی ذمہ داری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء میں مورخہ ۲۰ دسمبر کو جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"امام کا کام تجویزیں جماعت کے سامنے رکھنا ہے اور ان تجویزوں کو عملی جامہ پہنانا جماعت کا کام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دماغ ہر وقت سوچتا رہتا تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے کام کو خوش اسلوبی سے چلانے اور اسے آگے بڑھانے کے لئے نئے خیالات جماعت کے سامنے رکھے اور جماعت کو انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کیا۔ جب حضور رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جماعت نے تعلیم و تربیت اور اشاعت کے ضمن میں اپنے فرض کو پورے طور پر انجام نہیں دیا ہے۔ تو حضور نے اس خیال کے پیش نظر کہ اگر میں پردہ پوشی کروں گا تو خدا بھی پردہ پوشی سے کام لے گا۔ جماعت کو اس کی غفلت پر تنبیہہ کرنے کی بجائے "وقف جدید" کے نام سے ایک نئی تحریک جاری کر دی۔ اس کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔ چنانچہ وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کے کام کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقف جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے۔ کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں بعض مبلغوں سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ جذبہ کے بعد دوسری چیز دعا ہے۔ جذبہ سے خدمت اسلام کی توفیق ملتی ہے اور دعا سے کشش پیدا ہوتی ہے۔ جس سے کوشش بار آور ہو کر نتیجہ پیدا کر دکھاتی ہے۔

اس میں شک نہیں "وقف جدید" کی تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن اس میں وسعت کی ابھی بہت گنجائش ہے سوال یہ ہے کہ کام کو پھیلانے اور اسے وسعت دینے کے لئے آدمی کہاں سے آئیں گے۔ وہ آپ نے ہی مہیا کرنے ہیں۔ مٹی کے بت بنا کر تو ہم ان سے کام نہیں لے سکتے۔ اگر آپ تحریک جدید، وقف جدید اور صدر انجمن کے لئے حسب ضرورت مبلغین مہیا کرنے کی ذمہ داری اٹھا لیں تو خدا تعالیٰ تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دے گا۔

(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

بعض مجالس نے ابھی تک ماہ اپریل کا چندہ روانہ نہیں کیا۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ بغیر مزید تاخیر کے جمع شدہ چندہ جات کی تمام رقوم مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے نام بھجوا دیں۔ اور رقوم کی مدوار تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اطلاع:-

احباب مطلع رہیں کہ کالج کا فرنیچر و سامان ذاتی ضرورت کے لئے کسی صاحب کو عاریۃً یا کرایہ پر نہیں دیا جائے گا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایک اعلان کی منسوخی

پچھلے دنوں اخبار الفضل میں ایک شخص شیخ عثمان یو۔ کے ٹریڈرز کے متعلق اعلان شائع ہوا تھا کہ ہانگ کانگ جانے والے دوست عثمان صاحب سے مل کر تجارتی لحاظ سے ان کا تعاون حاصل کریں۔ وہ اعلان بعض وجوہ کی بناء پر منسوخ کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

چندہ شرط اوّل اعلان وصیّت

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

چندہ شرط اوّل اور چندہ اعلان وصیت جو ہر نئی وصیت کیسا تھ وصیت کنندگان سے لیا جاتا ہے۔ اس کی وصولی اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ادخالی وصایا کے ساتھ ہی فوری طور پر ہو جانا لازمی ہے۔ ہر وصیت کی تکمیل کے لئے ان چندوں کی وصولی بھی ایک ضروری امر ہے ان چندوں کی وصولی کے بغیر نہ کوئی وصیت مکمل ہے اور نہ ہی اس کی منظوری کے لئے کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے اس لئے سیکرٹری صاحبان وصایا سے گذارش ہے۔ کہ ہر وصیت کے ساتھ یہ دونوں چندے وصیت کنندگان سے فوری طور پر وصول کر کے سیکرٹری صاحبان مال کے حوالے کر دیں۔ اور سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ وہ ان چندوں کو حتی الامکان بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وصیت تو دفتر میں پہنچ جائے اور یہ چندے وصیت کنندہ سے وصول نہ ہوں یا ان سے وصول تو ہو جائیں۔ مگر سیکرٹری صاحبان داخل خزانہ کرنے میں نادر یا تاخیر فرمائیں۔ اگر کوئی وصیت کنندہ یہ ہر دو چندے اپنی وصیت کے ساتھ ہی ادا نہیں کرتا۔ تو ایسی وصیت دفتر میں بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ چندہ اعلان وصیت ساڑھے چھ روپے مقرر ہے اگر کسی پرانے فارم پر ساڑھے چھ روپے سے کم شرح درج ہے۔ تو وہ درست نہیں ہے اسی طرح چندہ شرط اوّل کے متعلق سیکرٹری صاحبان وصایا و مال احباب کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔ کہ رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی کوئی شرح مقرر نہیں فرمائی بلکہ وصیت کنندہ پر اس چندہ کی ادائیگی "حیثیت کے لحاظ سے" قرار دی ہے تاکہ ایسی رقوم سے حفاظت و زیبائش بہشتی مقبرہ کی ضروریات پوری ہو سکیں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مثلاً ایک وصیت میں پانچ سو یا ہزار روپیہ ماہوار آمدنی درج ہو۔ یا چالیس پچاس ہزار روپیہ کی جائیداد درج ہو۔ اور وصیت کنندہ صرف دو تین روپے چندہ شرط اوّل ادا کرنے پر اکتفا کرے۔ کیونکہ نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ "حیثیت کے لحاظ سے" کا یہ مطلب اور مفہوم ہے اور نہ ہی اغراض بہشتی مقبرہ ایسی چھوٹی چھوٹی رقوم سے سرانجام پذیر ہو سکتی ہیں۔ بلکہ وصیت کنندہ کو اپنی ماہوار آمد اور اپنی جائیداد کی حیثیت و مالیت اور اغراض بہشتی مقبرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے چندہ شرط اوّل ادا کرنا چاہیئے۔

سیکرٹری صاحبان مال و وصایا کو بھی اس چندہ کی وصولی ان امور کو مدنظر رکھ کر کرنی چاہیئے یہ کوئی مستقل چندہ تو ہے نہیں۔ جو ہر ماہ ہر سال ادا کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ وصیت کے ساتھ صرف ایک ہی مرتبہ ادا کرنا ہے۔ اس لئے ہر وصیت کنندہ شرط اوّل کا چندہ ادا کرتے وقت یہ غور کر لینا چاہیئے کہ کیا اس نے ادا کردہ رقم اپنی حیثیت کے لحاظ سے ادا کی ہے؟ اور کیا اس کا ضمیر اسبات پر مطمئن ہے کہ اس نے اپنی حیثیت کے لحاظ سے اس چندہ کی ادائیگی میں کمی نہیں کی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب رخصتانہ

"عزیزہ نسیم اختر صاحبہ دختر چوہدری غلام حسین صاحب آف سیالکوٹ کا رخصتانہ بروز اتوار مورخہ ۲۴ کو ہوا۔ ان کا نکاح عزیزم برادرم نشاط احمد خان صاحب سے ایک سال قبل ہوا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اس رشتہ کو ان دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔

حکیم مرغوب اللہ صاحب

مین بازار شیخوپورہ

ھو الشافی

Baby Tonic

بے بی ٹانک

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری۔ سوکھے پن بدہضمی دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کا کامیاب علاج ہے

قیمت ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ؎

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز [illegible]

مسل نمبر ۱۸۱۸۵ :۔ میں حبیب بیگم بیوہ حاجی شیخ نصیر الحق قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۵-۳-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن ایک تولہ مالیتی ۔/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میرا حق مہر دو ہزار روپیہ تھا جو میں نے اپنے شوہر مرحوم کو معاف کر دیا تھا مگر میرا لڑکا عزیزم بشیر الحق نے اس کی ادائیگی حصہ وصیت کا وعدہ کیا ہے نیز ڈیڑھ صد روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرا لڑکا مبلغ ۔/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ نشان انگوٹھا حبیب بیگم معرفت ملک عبدالرحیم بوہڑ والا چوک پلاٹ ۲ نیو سمن آباد لاہور

گواہ شد:۔ ظہور احمد آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

گواہ شد:۔ بشیر الحق پسر موصیہ۔

مسل ۱۸۱۸۸

میں النور نساء بیگم زوجہ قریشی محمد اقبال قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ شاہ سیداں سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل جائداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۔/۱۰۰۰ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں گی تو میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اس کی اطلاع کروں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ہوگی۔ تو اس کی بھی حسب شرح ادائیگی کی ذمہ دار ہوں گی اس وقت میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں ہے۔

۱۔ کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۔/۱۳۰ روپے

۲۔ چوبارہ مکان واقع محلہ شاہ سیداں ۔/۲۴۰۰

۳۔ دس مرلہ زمین واقع محلہ مس ربوہ ۔/۱۵۰۰

۴۔ پانچ مرلہ زمین واقع کچہری روڈ سیالکوٹ ۔/۱۶۲۰

۔/۵۶۵۰

حق مہر کا قیمت حصول زمین پر خرچ ہو چکی ہے میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ نشان انگوٹھا نور نساء بیگم زوجہ قریشی محمد اقبال صاحب سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ

گواہ شد:۔ محمد اقبال سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ

گواہ شد:۔ قاسم الدین امیر جماعت سیالکوٹ۔

مسل ۱۸۱۸۹

میں عائشہ بی بی بیوہ قمر الدین مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ بجلی گھر مکان ۱۶/۲ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۱-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۹ ماشے

(۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن تین ماشے کل وزن ایک تولہ مالیتی اندازاً ۔/۱۳۰ روپے

(۳) نقد یک صد روپیہ میرے پاس ہے کل میزان ۔/۲۳۰ روپے صرف (۷) میرے خاوند کو وفات پائے عرصہ دراز ہو چکا ہے اور کوئی مہر وغیرہ کی رقم قابل وصول نہیں ہے

(۳) میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ میرے لڑکے میرے کفیل ہیں تاہم اگر میری کوئی بھی آمدنی ہوگی تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ عائشہ بی بی۔

گواہ شد:۔ محمد صدیق لقیم خود پسر موصیہ مکان ۲/۵۵ B محلہ بجلی گھر سیالکوٹ

گواہ شد:۔ سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۱۹۰ میں سرداراں بنت تاج الدین قوم بنگاہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ادرحماں ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۵-۱۲-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری ملکیت میں اس وقت دو راس گائیں ہیں جن کی قیمت اندازاً پانچ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (قادیان) کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں اور جائداد پیدا کروں یا آمد پیدا ہو جائے تو میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی موجودہ جائداد کی رقم ۱/۵ حصہ یعنی یک صد روپیہ جلد ہی ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔

الامۃ سرداراں بنت تاج الدین بنگاہ راجپوت سکنہ ادرحماں تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

گواہ شد:۔ ماسٹر محمد حیات زعیم انصار اللہ ادرحماں ضلع سرگودہا۔

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ سیکرٹری مال ادرحماں

مسل ۱۸۱۹۱ میں محمد سلیمان ولد رحیم بخش قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن تخت ہزارہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ۳ ایکڑ اراضی زرعی مالیتی ۔/۳۰۰۰ روپے کی ہے۔ میرا گزارہ اسی زمین کی آمد پر ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد نشان انگوٹھا محمد سلیمان ولد رحیم بخش قوم آرائیں تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم ساقی امیر جماعت تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

گواہ شد:۔ منظور احمد انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تخت ہزارہ۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

مسل ۱۸۱۹۲

میں سعیدہ طاہر زوجہ کرنل تقی الدین احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۹ بنارس روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں میرے زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے ایک ہیرے کی انگوٹھی قیمتی ایک ہزار روپیہ دو موتیوں کے ہار قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ۔ سونے کی چوڑیاں اور دوسرے طلائی زیورات قیمتی اندازاً چار ہزار روپیہ کل سات ہزار روپے۔ میں اپنے شوہر سے اپنا حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ لے چکی ہوں اور میرے نام مندرجہ ذیل کمپنیوں کے حصہ جات ہیں جو میری ملکیت ہیں

SHEZAN LTD 600 SHERES -

(No. 8101 TO 8700) VALUE 6000/-

ISMAIL CEMENT INDUSTRIES LTD

268 SHERES OF RS 50/- EACH-

No. 0,1088 To 0,1095, -

0,13338,022309 -

VALUE Rs, 1,3400

میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میرے مرنے کے وقت میرے حصہ کی ہو اس کی بھی دسویں حصہ کی کرتی ہوں۔

وما توفیقی الا باللہ۔

الامۃ:۔ سعیدہ طاہرہ زوجہ کرنل تقی الدین احمد۔

گواہ شد:۔ تقی الدین احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ **انصار اللہ** ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مسجد ڈنمارک کی بنیاد انشاء اللہ ۶ مئی بروز جمعہ رکھی جائے گی

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ تا ۲۲ اپریل میں کل وعدہ جات تین ہزار پانچ سو ۶۸ روپے کے وصول ہوئے ہیں اور نقدی ایک ہزار ایک سو روپے۔ گویا ۲۲ اپریل تک کل وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ بچانوے ہزار دو سو اتالیس روپے تک پہنچ چکی ہے اور وصولی دو لاکھ اڑتالیس ہزار دو سو روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد ڈنمارک کی بنیاد انشاء اللہ ۶ مئی بروز جمعہ رکھی جا رہی ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اس غرض کے لئے ڈنمارک تشریف لے جا رہے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو مبارک فرمائے اور اس مسجد کی تعمیر کو بھی بہت بہت مبارک کرے تا اس کے ذریعہ سے اسلام جلد از جلد اس ملک میں پھیلے۔

۶ مئی بروز جمعہ تمام لجنات اجتماعی دعا کا انتظام کریں اور اس دن خاص طور پر سے وعدہ جات اور جلد از جلد چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ سوا تین لاکھ روپے ہے اور چونکہ عنقریب مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ تمام لجنات اپنی مساعی کو تیز کر دیں اور بہت جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی احمدی خواتین سے میری درخواست ہے کہ وہ اس غرض کے لئے اپنا چندہ براہ راست بھجوا دیں۔

یہ مسجد احمدی خواتین نے اپنے محبوب آقا حضرت مسیح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کے پچاس سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ کے تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس تحریک پر سوا سال کے قریب گزر چکا ہے۔ اب جب کہ ہمارے مصلح موعودؓ ہم میں موجود نہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی یادگار کے طور پر اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔ تا مسجد کی تعمیر کا کام جلد از جلد سرانجام پائے۔ اس سے قبل مسجد لندن اور مسجد ہیگ کی تعمیر صرف اور صرف خواتین جماعت احمدیہ کے چندوں سے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ یہ تیسری مسجد بھی بہت جلد تعمیر ہو جائے اور ہماری قربانیوں کے نتیجہ میں ڈنمارک میں ہزاروں ہزار صداقت کی متلاشی روحیں اسلام قبول کریں۔

فہرستوں کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت سی خواتین نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ انشاء اللہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں پر مشتمل فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کروائی جائے گی۔ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ چندہ مسجد ڈنمارک لیتے وقت اس امر کا خیال رکھیں کہ ہر چندہ دہندہ کا نام مع مکمل پتہ درج ہو۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مکرم محمد عثمان صاحب چینی سنگاپور پہنچ گئے

مکرم و محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سنگاپور کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم محمد عثمان صاحب چینی مبلغ السلام اور ان کی والدہ محترمہ بخیریت سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین کے لئے صحیح جوش اور ولولہ عطا فرمائے۔ اور ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ سعید ارواح احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ولادت

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ تنزانیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ کے بعد اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بھٹو آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۷ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آج بیروت سے کراچی پہنچ رہے ہیں آپ ۱۹ اپریل کو سینٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے استنبول گئے تھے

پاکستان چین سے اسلحہ حاصل کرتا رہے گا

استنبول میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی پریس کانفرنس

استنبول ۲۷ اپریل۔ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان سنٹو کا رکن ہوتے ہوئے بھی چین سے اسلحہ حاصل کر سکتا ہے۔ انہوں نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا اس نوعیت کی مثال پاکستان نے قائم نہیں کی۔ بھارت ایک طرف امریکہ و برطانیہ اور دوسری طرف سوویت یونین سے ہتھیار حاصل کر کے اس قسم کی مثال پہلے ہی قائم کر چکا ہے۔

نامہ نگاروں کے سوالات پر مسٹر بھٹو نے کہا میں چین سے حاصل کردہ اسلحہ کی تعداد نہ صرف آپ کو بلکہ امریکہ کو بتانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ البتہ بھارت کو بتانا نہیں چاہتا انہیں اسی فکر میں گھلنے اور راتوں کو ڈراؤنے خواب دیکھنے دیجئے۔

مسٹر بھٹو نے جو بیروت کے راستہ وطن واپس آ رہے ہیں امریکی وزیر خارجہ سے اپنی بات چیت کو مفید قرار دیا۔

۲۵ مزدور جھلس کر ہلاک

بمبئی ۲۷ اپریل۔ تیل بنولے کی ایک مل میں کل صبح ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کے باعث مل میں آگ لگ گئی اور ۲۵ مزدور جل کر مر گئے۔ مل امرتی کے صنعتی علاقہ میں واقع ہے جو بمبئی کے شمال مشرقی مضافات میں ہے دھماکے کے بعد مل میں آگ لگ گئی۔ تیل اور بنولہ دونوں جلنے لگے۔ اور گیارہ مزدور آگ کے اس جہنم میں اس بری طرح پھنس گئے کہ وہ بیچارے کسی طرح بھی جان نہ بچا سکے ۱۴ مزدوروں نے ہسپتال ۴

۴ پہنچ کر دم دے دیا۔ ۱۱ زخمی مزدور ہسپتال میں داخل کرائے گئے جہاں ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

تاشقند میں خوفناک زلزلہ، سینکڑوں مکانات زمین بوس ہو گئے

چار افراد ہلاک، ڈیڑھ سو زخمی، کوسیجن اور برزنیف تاشقند پہنچ گئے

ماسکو ۲۷ اپریل۔ پرسوں صبح ازبکستان کے تاریخی شہر تاشقند میں زبردست زلزلہ آیا جس سے چار افراد ہلاک ہو گئے۔ تقریباً ۱۵۰ افراد ہسپتال میں داخل کئے گئے متعدد ہسپتال، سکول، سرکاری عمارات اور مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ دو کارخانوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر برزنیف اور وزیر اعظم مسٹر کوسیجن تاشقند پہنچ گئے ہیں۔ ان رہنماؤں کی تاشقند میں آمد سے معلوم ہوتا ہے کہ نقصان بہت زیادہ ہوا ہے

یہ زلزلہ پیر کی صبح کو پانچ بج کر ۲۳ منٹ پر آیا تھا۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے پہلے خبر دی تھی کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس زلزلے سے متعدد تاریخی عمارات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ مواصلات کا انتظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲